مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور خاندان نبوت میں بحمد اللہ خیریت ہے۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب آج ۳۱ جنوری کو ٹیری ٹوریل میں چھاؤنی جالندھر تشریف لے گئے۔ نیز چودہری مختار احمد صاحب و دیگر سب دوست جن کے نام ٹیری ٹوریل میں ہیں۔ وہ روانہ ہو گئے ہیں۔

جناب ناظر صاحب امور عامہ جو گورنر صاحب کے استقبال کے لئے گورداسپور گئے تھے۔ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ نے سفر سے واپس آ کر اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے

بعد نماز جمعہ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مقامی مبلغین نے احباب قادیان و ضلع کو تحریک اور توجہ دلائی۔

جناب حافظ روشن علی صاحب بعد از عصر روزانہ مسجد اقصیٰ میں درس القرآن دیتے ہیں

مولانا عمر الدین صاحب کی گفتگو
پادری عبد الحق صاحب سے

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء سے ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء تک پادری عبد الحق صاحب کے لیکچر مفصلہ ذیل مضامین۔ حقیقی مذہب بائبل کلام اللہ۔ الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث پر انبالہ شہر مشن ہائی سکول میں مقرر تھے۔ ہر ایک لیکچر کے بعد سوال و جواب کے لئے عام دعوت دی گئی تھی۔ لہذا ہماری جانب سے ہر ایک لیکچر کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ اسی سلسلہ میں پادری صاحب نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ اور جناب مولوی عمر الدین صاحب شملوی کو دہلی تار دیا گیا۔ جو ۲۰ جنوری سنہ ۲۵ء کو صبح چار بجے انبالہ شہر پہنچ گئے۔ اب پادری صاحب نے مناظرہ کے لئے یہ شرط لگا دی۔ کہ ایک مضمون آپ ہمارا مقرر کر لیں اور ایک ہم آپ کا مضمون مقرر کرینگے۔ تب مناظرہ کروں گا

ورنہ نہیں۔ غرض بہت سی رد و کد کے بعد کفارہ اور صداقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دو مضمون مناظرہ کے لئے مقرر ہوئے۔ وقت ہر ایک مضمون کے لئے دو گھنٹہ تھا۔ پہلے پادری صاحب نے کفارہ پر تقریر کی۔ اور منطقی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ گناہ عالمگیر ہے اس کا علاج ہونا چاہیئے۔ معافی مطلق نہیں ملتی۔ اس گناہ کا کوئی بدلہ ہونا چاہیئے۔ اور بدلہ تجویز ربانی ہو۔ خدا عادل ہے اگر کسی کو چھوڑ دے تو عدل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جناب مولوی صاحب نے ان دلائل کے جو پادری صاحب نے پیش کئے۔ ایسے دندان شکن جواب دیئے۔ کہ ہر ایک مخالف اور موافق سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اور فرمایا کہ گناہ عالمگیر ہے۔ لیکن جس کا علاج بتلایا جاتا ہے۔ وہ عالمگیر نہیں۔ نہ زمانا نہ مکاناً اول اس کے علاوہ کفارہ بائیل جس سے پادری صاحب کفارہ کا استدلال کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ گناہ کا علاج توبہ ہے اور توبہ کرنیوالا ہزار دل راستبازوں سے بڑھکر ہے۔ اور کفارہ مسیح تجویز ربانی نہیں۔ کیونکہ صاحب سے پہلے پلاطوس کی بیوی کو

خطرناک خواب آیا۔ اور مسیح کے صلیب پر لٹکانے کے بعد سخت اندھیری اور زلزلہ آیا۔ جو علامات قہر و غضب ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کا یہ منشا نہ تھا۔ اور نہ ہی مسیح کا منشا تھا۔ کیونکہ بائبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے خود دعا کی۔ کہ اگر ہوسکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ اگر کسی کو چھوڑ دینا عدل کے خلاف ہے۔ سب سے آخر میں یہ کہ کفارہ تب مکمل ہو جب مسیح صلیب پر مرے لیکن انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ اس کے بعد پادری صاحب نے مسیح کی صلیب سے بچنے کی دعا سے انکار کیا۔ اور کہا۔ یہ دعا صلیب کے واقعہ کے متعلق نہیں۔ اس پر جناب مولوی صاحب نے ... سے وہ مقام پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ پادری صاحب کی عجیب حالت تھی۔ چہرہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ اور گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارتے تھے۔ غرضیکہ یہ مناظرہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس کے بعد نماز کیلئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور چار بجے صداقت مسیح موعود پر مناظرہ شروع ہوا۔ پہلے جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی صداقت قرآن کریم اور بائبل سے ثابت کی۔ اور فرمایا۔ کہ میں ان آیاتِ قرآنی سے جو بائبل سے بھی مؤید ہیں۔ ثابت کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے مفصلہ ذیل آیات فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ۔ فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ وما کنّا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں صادق ہیں۔ اور دلائل و براہین سے نظائر کے ساتھ اپنے دعوے کو ثابت کیا۔ اور انجیل کی آیت کہ کون تم میں سے مجھ پر کوئی گناہ ثابت کرسکتا ہے۔ اور جھوٹے نبی کے قتل کئے جانے اور مسیح کی آمد کے نشانات تبلائے۔ اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور لیکھرام کی پیشگوئیاں پیش کیں۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے الیوم اکملت لکم دینکم خاتم النبیین کی آیات پیش کرکے کہا۔ کہ کوئی نبی اب نہیں آسکتا۔ اور کہا۔ کہ حدیث بخاری سے دکھلایا جائے۔ کہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ اعتراضات جو عام مسلمانوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے گالیاں دیں۔ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اپنے کو مسیح سے افضل کہا۔ مرزا صاحب کو حیض آیا وغیرہ وغیرہ اعتراضات پیش کئے۔ اس کے جواب میں جناب مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ اس غرض پر آگئے ہیں۔ جس غرض سے آپ نے یہ مضمون مقرر کیا تھا۔ خیر مضائقہ نہیں۔ سُنیئے سب مسلمان مانتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد مسیح جو ایک اولو العزم نبی ہے آنے والا ہے۔ مسلمانوں سے انکار کرا دو۔ تو پھر آیات الیوم اکملت لکم دینکم اور خاتم النبیین کو پیش کرو۔ پھر آپ نے کہا ہے کہ بخاری سے دکھلا دو کہ نیا نبی آنے والا ہے۔ تو پڑھو حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

اس میں صاف ارشاد ہے۔ کہ ابن مریم آنیوالا تم میں سے ہی تمہارا امام ہوگا۔ حضرت مسیح موعود نے گالیاں نہیں دیں البتہ یسوع ناصری اور یوحنا نے گالیاں دی ہیں۔ پڑھو اے سانپو اور سانپ کے بچو! اس زمانہ کے حرامکار اور بدکار لوگ نشان مانگتے ہیں۔ آپ نے نعوذ باللہ خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ یسوع نے کیا۔ ہاں اپنے آپ کو مسیح ناصری سے افضل ضرور کہا ہے اور یہ سچ ہے کہ آپ مسیح سے افضل ہیں۔ چنانچہ آپ بھی مسیح کی آمد ثانی کو پہلی آمد سے بڑھ کر مانتے ہیں۔ اور حیض کے متعلق حقیقۃ الوحی سے وہ مقام پڑھکر سُنایا اور کہا۔ میں نے جو پیشگوئیاں ثبوت میں پیش کی ہیں۔ آپ نے انکو تسلیم کر لیا ہے۔ اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب قتل ہوئے۔ لہٰذا بائبل کی رُو سے ثابت ہوا۔ کہ آپ اپنے دعویٰ میں صادق تھے۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے فرمایا کہ ابن مریم کو امام تو ثابت کرو۔ امام تو حضرت امام مہدی ہونگے نہ کہ ابن مریم۔ اور مرزا صاحب مشبہ بہ سے افضل نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وجہ شبہ کی رو سے مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی نہیں کہا کہ مجھے دوسروں پر فضیلت دو۔ پیشگوئیوں کے بارے میں کہا کہ آتھم نہیں مرا۔ پیشگوئی پڑھ کر تو سنا دو۔ اور ساتھ ہی الہام انت منی انا منک پر اعتراضات نہایت ہی تمسخرانہ لہجہ میں کئے۔ اسوقت ایک مسلمان جو موجود تھا۔ خوش ہورہا تھا۔ کہا۔ لیکن مولوی صاحب نے ان اعتراضات کے جوابات ایسے مدلل اور مفصل دیئے۔ کہ ہر ایک مخالف کے منہ سے نکل گیا کہ خوب دانت توڑے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کہ رسول کریمؐ نے آنے والے ابن مریم کو امام کہا ہے۔ واماماً حکماً عدلاً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔ اور حضرت مرزا صاحب مسیح موعود مسیح ناصری سے افضل ہیں۔ یہ دلیل کہ مشبہ بہ مشبہ سے وجہ شبہ میں افضل ہوتا ہے۔ غلط ہے۔ پڑھو آیت۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ اور درود شریف اللھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم۔ انک حمید مجید۔ اب ان مسلمانوں سے دریافت کرلو۔ کہ آیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ یا خدا کے انعامات آنحضرتؐ پر زیادہ ہوئے ہیں یا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ اور آپ نے جو کہا کہ آنحضرتؐ نے کہا کہ مجھے کسی پر فضیلت نہ دو یہ ایک خاص موقعہ کی نسبت ہے۔ سُنو آپ نے فرمایا۔ انا سید ولد اٰدم من الاولین والاٰخرین من النبیین۔ دیکھو اس حدیث میں صاف دعوے فضیلت موجود ہے۔ جس وقت جناب

مولوی صاحب تقریر فرما رہے تھے۔ تو عام لوگوں پر خاص اثر تھا اور بے اختیار ان کے منہ سے تحسین و آفرین کے کلمات نکل رہے تھے۔ لیکن ان کو وہ مولوی صاحب جو موجود تھے۔ برداشت نہ کرسکے۔ اور کہنے لگے۔ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ لہٰذا اے لوگو! چلو۔ اس پر چند منٹ کے لئے ایک گڑبڑ پڑگئی۔ لیکن چند منٹ ہی میں سکون ہوگیا۔ اور مولوی صاحب نے اپنی تقریر کو جاری کیا۔ اور فرمایا۔ آپ نے آتھم کی پیشگوئی پر کہا ہے کہ پوری نہیں ہوئی کیونکہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ لیکن آپ کو معلوم ہے۔ جب کہا گیا کہ آتھم قسم کھالے۔ اور چار ہزار روپیہ انعام لے۔ اور کہے کہ میں نے رجوع نہیں کیا۔ تو کیا آتھم نے قسم کھائی۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے کہا کہ آتھم نے لکھا تھا کہ قسم کھانا عیسائی مذہب میں ایسا ہے۔ جیسا مسلمانوں میں سور کھانا۔ اگر مرزا صاحب سور کھاکر اپنے اسلام کا ثبوت دیں۔ تو میں قسم کھاسکتا ہوں۔ اس کے جواب میں جناب مولوی صاحب نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ عیسائی مذہب میں قسم کھانا ایسا ہے جیسا مُسلمانوں میں سور کھانا۔ یہ غلط ہے۔ لو میں تبلاتا ہوں۔ کہ یہ سُور کس نے کھایا۔ سُنو۔ پولوس رسول قسم کھاتا ہے۔ کیا پولوس نے سور کھایا۔ اس وقت بھی پادری صاحب کی عجیب حالت تھی غرضیکہ یہ مناظرہ بھی بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامل فتح نصیب ہوئی۔ فقط والسلام

عبد الغنی احمدی از انبالہ شہر ؎

درخواستہائے دعا ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب اسسٹنٹ سرجن جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پُرانے صحابی چودہری مولا بخش صاحب مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کا نکاح ۱۳ر جولائی ۱۹۲۳ء کو مستری عبد الرزاق صاحب سیالکوٹی کی صاحبزادی سے قادیان میں پڑھا گیا۔ اب ۲۱ جنوری کو انکا رخصتانہ ہوا ہے۔ وہ اس اجتماع کے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فریقین کو خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمادے۔ اور نیک ثمرات انکو نصیب ہوں۔

(۲) نیاز مند کے دو لڑکے مختار احمد ایم اے۔ رشید احمد ایم ایس سی نے امسال علی گڑھ کالج سے فائنل امتحان میں شریک ہونا ہے۔ انکی کامیابی کیواسطے احباب دعا فرمادیں۔ خاکسار فیاض علی از کپور تھلہ (۳) میری اہلیہ زاہدہ از عرصہ ۶ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ حالت بہت ہی نازک ہے۔ مریضہ کیلئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد کامل شفا بخشے۔ غلام حیدر وکیل سرگودہا (۴) ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائل پوری بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمادے۔ بشیر حسین احمدی برادر خورد ڈاکٹر احمد حسین۔ براہنپور علاقہ تماڑ

دعائے مغفرت میرے بہنوئی احمد الدین صاحب فوت ہوگئے ہیں احباب انکی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں۔ محمد دین مدرس مدرسہ تہال۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۳ر فروری ۱۹۴۵ء

تبلیغ کیلئے نیا میدان

احمدی دوست توجہ کریں

دنیا میں کثرت سے ایسی قومیں موجود ہیں۔ جو نہایت بے چینی سے مصلح دور آخر کا انتظار کر رہی ہیں۔ اور کوئی نہیں کہ انہیں اس آسمانی وجود کے نزول کی خبر دیکر ان کی تڑپ اور تمنا کو پورا کرے۔ حالانکہ جن لوگوں کو خدا نے بصیرت اور توفیق بخشی کہ وہ اس موعود کل کو پہچانیں۔ اور اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں ان کو چاہیئے کہ ان حرمان نصیب قوموں تک آسمانی پیغام پہنچائیں اور فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوں۔ ہمارے دوستوں کو علم ہونا چاہیئے۔ کہ آخری زمانہ کے مصلح کے منتظر یہودی، عیسائی اور مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ بدھ۔ ہندو۔ پارسی وغیرہ سینکڑوں مذاہب اور جماعتیں اس نجات دہندہ کے لئے چشم براہ ہیں جن میں کی ایک بڑی تعداد خاص ہمارے ملک میں موجود ہے۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان اس مزکیٰ وجود کی زیارت کے مشتاق نظر آتے ہیں۔ جس کو ہم نے پہچان لیا۔ ذیل میں ہم ہندوؤں کے ایک فرقہ کے حالات نقل کرتے ہیں۔ جس کا نام "پیرانا پنتھی" ہے۔ اگر ہمارے احمدی دوست اس فرقہ کے لوگوں سے ملیں اور ان کو کلکی اوتار حضرت کرشن قادیانی کی خبر دیں۔ تو جہاں یہ خود فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوں۔ وہاں ان ترستے بھٹکتے لوگوں کو بھی اپنا ممنون و احسانمند بنالیں کہ جو عرصہ دراز سے آسمانی مائدہ کی تلاش میں ہیں۔ یہ فرقہ جس کا مختصر سا ذکر ذیل میں کیا جائیگا۔ اسلام کے بہت قریب ہے۔ اگر چند جوشیلے دوست کمر ہمت باندھ کر ان میں جا کر تبلیغ شروع کر دیں۔ تو خدا کے فضل و کرم سے نمایاں کامیابی کی امید ہے۔

پیرانا پنتھ ۱۴۴۹ء میں گوجرات (کاٹھیاواڑ) کے لئے آد اکرمی (لوگ) کاشی جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اتفاقاً راستہ میں ایک رات ان کا قیام احمد آباد کے پاس گرمتھا گاؤں میں ہوا۔ اس گاؤں میں امام شاہ نامی ایک درویش رہتا تھا۔ اس نے ان زائرین کاشی کو سمجھایا کہ تم عبث کاشی جاتے ہو۔ اگر میرا وعظ سنو تو کاشی جانے کے بغیر ہی تمہیں ثواب حاصل ہو جائے۔

جن لوگوں کو اس درویش کی بات پر یقین نہ آیا۔ وہ تو کاشی (بنارس) کی طرف چل دیئے۔ لیکن باقی اس کے پاس ٹھہر گئے۔ اور وہیں ثواب حاصل کیا۔ اس طرح جو یاتری (زائرین) اس درویش کے ہم خیال ہوگئے۔ وہ اور ان کے رشتہ دار پیرانا پنتھی یا متیا پنتھی کہلائے۔

اس فرقہ کی تمام باتیں مخفی رکھی جاتی ہیں۔ ان کی تمام مذہبی کتب قلمی ہیں۔ غیر مذاہب کے لوگوں کو یہ نہیں دکھلاتے جس کے لئے ان لوگوں سے حلف لیا جاتا ہے۔ جو لوگ اس فرقہ میں مضبوطی سے اعتقاد رکھتے ہیں۔ انہیں کو اس فرقہ کا اصل پیرو سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کے کان میں چپکے سے دھرم تتو (دینی راز) پھونکا جاتا ہے۔

اس فرقہ والوں کو یہ امید دلائی گئی ہے کہ عنقریب کلکی اوتار کے روپ میں امام شاہ (امام زمان) مصائب میں مبتلا مخلوق کو نجات دلائینگے۔

اس فرقہ کے لوگ گور دوار اور تمام ماہ رمضان میں روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہندو لوگ دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ تعزیہ اور قبر کو مانتے ہیں۔ اگرچہ یہ خود تو تعزیہ نہیں بناتے۔ لیکن انہیں اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چاند کی دوسری تاریخ کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور ہولی دیوالی وغیرہ ہندوؤں کے تہوار بھی مناتے ہیں۔ جب کوئی مر جائے۔ تو اس کی تجہیز و تکفین و موقع پر بعض ہندوانہ رسوم بھی عمل میں لاتے ہیں۔ تاڑی۔ دارو (نشہ) مچھلی۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیڑی۔ گانجہ۔ بھنگ اور ہینگ تک بھی ان کے ہاں جائز نہیں۔ اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔ اس فرقہ میں کچھ مسلمان بھی شامل ہیں۔ یہ لوگ (ہندو مرید) ختنہ نہیں کرواتے۔ اور نہ ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی بیاہ شادی کے موقعہ پر براہمنوں سے کوئی رسم بھی ادا نہیں کرواتے۔ اس فرقہ کی پیرانا بھانجے رام اور سنور ان تین مقامات پر گدیاں ہیں۔ جہاں ان لوگوں کے گورو اور دینی پیشوا رہتے ہیں۔ وہ (گورو) گیروے لباس میں ملبوس اور علائق دنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے دہرم گورو (دینی مقتدا) کو "کاکا" کہتے ہیں۔ اس فرقہ میں کرمی اور مچھوے اور بعض مسلمان بھی داخل ہیں۔ سورت خاندیس۔ برہان پور۔ بڑودہ اور کھمبائت کے علاوہ کچھ اور کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں بھی بعض جگہ پائے جاتے ہیں۔"

(بھارت کا دہارمک اتہاس ص۳۰۵ مصنفہ پنڈت شیو شنکر مصر)

ہمیں امید ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق کے شیدائی ان لوگوں کی طرف جلد سے جلد توجہ کرینگے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں۔ کہ جب یہ تمام لوگ راسخ الاعتقاد مسلمان بن جائیں +

اخبارات پر سرسری نظر

دیوبندی اعتراضات دیوبندی علماء نے یہ اعتراض شائع کیا ہے۔ کہ (ا) (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کشتی نوح میں لکھا ہے کہ قرآن میں موجود ہے کہ مسیح موعودؑ کے وقت طاعون پڑیگی (ب) میری نسبت تورات اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے۔ کہ اسوقت آسمان پر خسوف و کسوف ہوگا۔

حالانکہ قرآن مجید میں ایسی آیات نہیں۔

جواباً واضح ہو۔ کہ سورہ بنی اسرائیل میں ہے:۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً۔ یعنی قیامت سے پہلے کوئی قریہ نہیں۔ جسے ہم ہلاک نہ کر دینگے یا اسکو سخت عذاب نہ دینگے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہو گیا کہ ایک عالمگیر عذاب آخری زمانہ میں آنیوالا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا کہ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایٰتنا لا یوقنون۔ یعنی جب ان پر بوجہ ان کی بداعمالیوں کے فرد جرم لگ جائیگا۔ تو ان کے لئے ایک کیڑا زمین سے نکالینگے جو ان کو زخم کریگا (یاد کیجئے وہ حدیث جس میں طاعون کو من وخز الجن قرار دیا گیا ہے۔ اس پاداش میں کہ لوگ ہمارے نشانوں پر (جو مامور من اللہ کے ذریعے ظاہر ہونگے) ایمان نہیں لائے۔

یہ صاف الفاظ میں طاعون کی پیشگوئی ہے۔ نیز دعا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں ایک پیشگوئی ہے کہ اُمت اسلامیہ ایک وقت میں یہود و نصاریٰ کی مثیل بن جائیگی۔ اور یہود کی نسبت فرمایا:۔ فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون۔ پس ضرور تھا کہ اسلامیوں پر بھی طاعون کا عذاب آخری زمانے میں نازل ہوتا تا خدا تعالیٰ کے نوشتے پورے ہوں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

دوسرا اعتراض:۔ کہ قرآن مجید میں خسوف و کسوف کی خبر ہے سو اس کے لئے انفرادی طور پر اذا الشمس کورت۔ اور

ملہ منشی فضل حسین صاحب کا شکریہ ہے۔ جنہوں نے یہ اطلاع ہم پہنچائی ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر میں اشارہ فرمایا۔ اور پھر صاف قرب قیامت کا نشان بتایا۔ سورہ قیامہ میں فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر۔ یقول الانسان یومئذٍ این المفر۔

جب چاند کو گرہن لگیگا۔ اور شمس وقمر دونو (اس گرہن کی صورت) جمع ہو جائینگے۔ جس کی تشریح حدیث میں ہو گئی کہ ماہ رمضان میں سورج و چاند کو گرہن لگیگا۔ اسوقت کا دوسرا نشان یہ بتایا ہے۔ کہ انسان پکار اُٹھیگا۔ کہ میں کہاں بھاگ کر جاؤں جیسا کہ آج کل کے مختلف عالمگیر عذابوں سے انسان گھبرا کر پکار اٹھا ہے۔ کہ این المفر۔

خلافتِ محمود

ایک صاحب محمد عصمت اللہ نام جو پیغام میں مولانا مولوی محمد عصمت اللہ کے نام سے مشہور ہیں۔ لکھتے ہیں۔ "کیا حضرت مسیح موعود نے اپنے بعد کسی ایک شخص کے خلافت کی وصیت کی۔ اگر نہیں تو پھر قادیان کا تمام کام کس اصل پر مبنی ہے"

حضور! اسی اصل پر مبنی ہے۔ جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کا تمام کام مبنی تھا۔ وہاں بھی آپ کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ یہاں بھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں رقم فرمایا۔ کہ وہاں قدرت ثانی ابوبکرؓ کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔ ایسے ہی یہاں بھی۔ پس قدرت اول کے بعد قدرت ثانی کا ظہور اسی خلافت کے رنگ میں ضروری تھا۔ اور یہی آپ کے ذہن میں تھا۔ اسی لئے فرمایا۔ کہ مسیح موعود کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ (او خلیفۃٌ من خلفائہ) دمشق جائیگا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ ایک شخص ہی جانشین بنایا جانے کی وصیت فرمائی تھی۔ چنانچہ تمام جماعت نے (جن میں سے آپ کے آنریبل بھی شامل تھے) اسی الوصیت کے مطابق حضرت مسیح موعود کی وفات کے معاً بعد ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اب رہا۔ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی خلافت سو یہ ہر اس طریق سے ثابت ہے۔ جو آج تک جمہور اہل اسلام میں خلافت کے لئے مسلم رہا۔ اور جو خلافت راشدہ میں برتا گیا۔ یعنی جماعت نبوی کی کثرت جس کو خلیفہ بنائے سو اسی جلسہ سالانہ پر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تقریر میں تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہم ان سے دسواں حصہ بھی نہیں۔ گویا کثرت جماعت مسیح موعود کا اجماعی فیصلہ ہے کہ حضرت محمود خلیفہ ہوں۔

اگر مہاجرین مرکز۔ مامور من اللہ و اہل حل وعقد کا اجماع خلافت کو مقرر کرنے والا ہے۔ تو بھی ہمارا ہی پلہ بھاری ہے خواہ تمام مہاجرین لے لو۔ خواہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران لے لو۔ اگر محض غلبہ دلیل خلافت حقہ ہے۔ تو اس کا ثبوت بھی آپ کے سامنے ہے۔ کون میدان چھوڑ کر بھاگا۔ خدا نے مشہور و معروف کیلیاں والی سڑک کے عین کنارے ان تمام بھگوڑوں کا گڑھا اور گڑھا بنا دیا ہے۔ تا وارد و صادر خلافت محمود کے اس نشان کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہے۔

اگر نص چاہتے ہو تو مامور من اللہ کا سبز اشتہار دیکھو جس میں نام بھی محمود بتا دیا۔ یہ بھی فرما دیا کہ جانشین ہوگا اور فضل عمرؓ نام سے یہ بھی جتا دیا۔ کہ وہ خلافت ثانیہ کا حامل ہوگا۔ حقیقۃ الوحی میں اس کی عمر بتائی۔ اور جانشینی کی بشارت سُنائی۔ اصل عبارات بارہا نقل ہو چکی ہیں فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہٖ یؤمنون

ہم (سیدنا) محمد مصطفےٰ کو خاتم النبیین مانتے ہیں

ایک اور صاحب ہیں۔ جن کو افسوس ہے۔ کہ میں کسی خاص تہذیب کا پابند نہیں دیکھتا۔ اس لئے ان سے خطاب جائز نہیں سمجھتا۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ اہل قادیان ختم نبوت کے منکر ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ لعنۃ اللہ علی من کذب وافترٰی۔

رسول اکرم کے خاتم النبیین ہونے پر ہمارا سچے دل سے ایمان ہے۔ ہاں ہم ان کو بعض ملحدین کی مانند ابتر نہیں جانتے آپ کے رُوحانی فرزند رہتی دُنیا تک ہونگے۔ اور ان میں سے وہ بھی جو سراج منیر کا پورا پورا مصداق ہے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت کے کمالات ختم ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح (الثانی) ہر بیعت کرنیوالے سے اقرار لیتے ہیں۔ کہ میں محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہوں۔ جیسا کہ الفاظ بیعت میں چھپ چکا ہے۔ اور ہر روز ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہر بیعت کرنے والے سے کہلایا جاتا ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو جب حسب حدیث صحیح مسلم نبی اللہ کہتے ہیں۔ تو آپ کی نبوت سے کثرت المکالمہ والمخاطبہ ہی مُراد لیتے ہیں۔ اور میں حضرت مسیح موعود کے مبارک الفاظ میں دُہرا کر کہتا ہوں۔ " ولعنۃ اللہ علی من ادعٰی خلاف ذالک مثقال ذرۃ ومعہا لعنۃ الناس والملائکۃ۔ اس کے بعد بھی جو شخص ہماری نسبت سوء ظن رکھے۔ یا ہمارا مذہب ہماری تشریح کے خلاف مشتہر کرے۔ خدا تعالیٰ اس کا حسیب ہو۔

بہائیوں کا مناظرہ سے فرار

بہائی کوبرہ نے پھر اپنے کذب و افترا کی بانبی سے ایک ماہ کے بعد سر نکالا ہے۔ نظارۃ دعوت و تبلیغ نے ان کے آخری مکتوب کا جواب مفصل دیا تھا جو ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۴ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے۔ پھر ۱۸ر دسمبر کے الفضل میں ہم نے ایک اور نوٹ دیا۔ اس کے جواب میں بابی پرچے نے لکھا کہ بہائی کانووکیشن سے بعد جواب دیا جائیگا۔ مگر جواب تو کچھ بن نہیں آیا یہی لکھ دیا کہ ہماری تحریریں تمام و کمال نہ چھاپیں تو فرار سمجھا جائیگا۔ گویا ہم ان کے ایجنٹ ہیں۔ کہ ان کی فضولیات سے صحیفہ الفضل کے صفحات ناپاک کریں۔ ہم ان کے جواب کا خلاصہ دیدیتے ہیں۔ اور وہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم ان کا مفہوم غلط یا توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں۔ یا جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اس کا مفہوم اپنے ناظرین تک نہیں پہنچاتے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں بنانے کی کچھ ضرورت نہیں تم نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ ہم نے منظور کیا اور لکھا۔ کہ اپنی بنیادی کتابیں مہیا کرو۔ اقدس۔ بیان۔ اقتدار۔ مبین مطبوعہ ہیں۔ تو ان کی قیمت ہم سے لو۔ غیر مطبوعہ ہیں یا مطبوعہ نہیں ملتیں تو نقل کی اُجرت دینے کو تیار ہیں۔ اس کے جواب میں الدجال کے پیرووں نے کیا کیا۔ کبھی تو اعلان کر دیا۔ اور اپنے بھائیوں سے چاہا۔ کہ ہمیں کتابیں اہل قادیان سے مناظرہ کرنے کے لئے مطلوب ہیں۔ اور کبھی کہدیا کہ (حضرت) مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ کتب بابیہ ہیں۔ حالانکہ اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اقدس و بیان۔ مبین و اقتدار بھی موجود ہیں۔ کبھی لکھ دیا۔ الحکم نے لکھا ہے۔ میرے پاس بہت سا ذخیرہ ہے۔ پس ضرور کتابیں ان کے پاس ہیں۔ حالانکہ اس فقرے سے یہ مطلب سمجھنا محض کم عقلی ہے۔

یہ لوگ اگر حق پسند حق پژوہ ہوتے تو کتابیں مہیا کر دینے میں اتنی لیت ولعل نہ کرتے۔ لاکھ کسی کے پاس کتابیں ہوں۔ جب وہ قیمت و اُجرت دیکر نسخے طلب کرتا ہے۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ اسے کتابیں مہیا کر دو۔ جبکہ تمہیں دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب اسلام کو منسوخ کرنیوالا اور عالمگیر ہے۔ یہ بنیادی کتابیں نہ دینا ثابت کرتا ہے۔ کہ تم قرآن مجید کے سامنے اپنے معبود کی کتابیں لانے سے دل میں خود نادم ہو۔ اور جانتے ہو۔ کہ ان میں جو گند بھرا پڑا ہے۔ وہ پبلک میں لانے کے قابل نہیں۔ الحمد للہ یہ بات پبلک پر خود تمہارے عمل سے ثابت ہو گئی۔ اور یہی ہم چاہتے تھے۔ تمہارے پاس زخرف القول غرورا کے سوا کچھ بھی نہیں۔ بس زبان سے باتیں بناتے رہو۔ یا کسی ٹریکٹ میں اِدھر اُدھر کی ہانک دی۔ اہل علم و تہذیب احمدیوں سے مناظرہ تمہارا کام نہیں۔ بہتر تھا کہ تم پہلے ہی یہ سمجھ جاتے اور یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔ اب کبھی کبھی جو تم آواز نکالتے ہو۔ تو محض اپنا دجل پھیلانے کے لئے جسے دجال کش المسیح الموعود کے خدام خوب جانتے ہیں۔ اور تم محض اپنی شہرت و چرچا چاہتے ہو۔ اس لئے آیندہ جب تک تم اپنی بنیادی کتب مہیا نہ کروگے یہ کلنک کا ٹیکا تمہارے ماتھے پر رہیگا۔ اور ہمیں جواب دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔ مطلع رہو ؏

ہندو کیا صلاح دیتے ہیں اور بستر باندھ لو

راؤ بہادر سی۔ بی۔ جوشی بمبئی کے مشہور لیڈر اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی باب کے منتر ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ میں منو نے لکھا ہے۔ ایک دو جنم کو صرف آریہ ورت میں ہی نواس کرنا چاہیئے۔ آریہ ورت کا حدود اربعہ بیان کرتے ہوئے منو نے لکھا ہے۔ کہ آریہ ورت وہ دیش ہے۔ جس کے ایک طرف ہمالیہ دوسری طرف بندھیاچل اور باقی دونوں اطراف میں سمندر ہو۔ ان حدود سے باہر جو علاقہ ہے۔ وہ ملیچھوں کا دیش ہے۔ آریہ ورت کا دوسرا نام یگیہ دیش ہے۔ یہ دیش مقدس قربانیوں کے لئے موزوں ترین جگہ تسلیم کی گئی ہے۔ ساتھ ہی دو جنم جاتیوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس دیش سے باہر نہ جائیں۔ ہاں شودروں کو اجازت ہے۔ کہ وہ ملیچھوں کے دیش میں جا سکتے ہیں۔ موجودہ وقت میں سارے کا سارا ہندوستان غیر ملکیوں (ملیچھوں) کے قبضہ میں ہے۔ لہذا ہندو جاتی کے مہان قانون ساز رشی منو کے احکام کے مطابق یہ دیش اب اس لائق نہیں رہا۔ کہ اس میں کسی قسم کی قربانی کی جائے یا دو جنم یعنی کھشتری یا برہمن اور ویش اس ملک میں رہائش اختیار کریں۔ اور نہ ہی اب یہ "یگیہ دیش" کہلا سکتا ہے۔ لہذا اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلا۔ کہ اگر اس مہر رشی کے احکام پر ہندو لوگ پابند نہیں ہو سکتے۔ تو وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ہندو دھرم کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دینگے۔ ہندوستان سے ہجرت کر جائیں۔ اور کسی ایسے ملک میں جا کر سکونت اختیار کر لیں۔ جو ہر ایک پہلو سے "یگیہ دیش" کی مانند ہو"

(۲)

"منو جی مہاراج اپنی مشہور کتاب سمرتی میں ایک جگہ رقم فرماتے ہیں:۔ "دو جنم جاتی کے کسی بھی شخص کو یوونوں یعنی یورپین لوگوں کی زبان نہ پڑھنی چاہیئے۔ اور نہ بولنی" مگر کیا ایسا کرنے میں میرے وہ دوست جو ہندو دھرم کی رکھشا کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دینے کا دعوے کرتے ہیں منو کے احکام کی تعمیل کرنے میں فیل نہیں ہو گئے۔ اگر وہ ہندو دھرم کی منو کے احکام کے مطابق رکھشا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں انگریزی زبان میں ہرگز کسی قسم کا کاروبار نہ کرنا چاہیئے"

کیا یہ صحیح ہے

"مہاتما گاندھی جی نے ہندو مسلم نفاق اور افتراق کے اس نہایت ہی رنجدہ اور المناک پہلو کو ہی محسوس کر کے مولانا شوکت علی کے روبرو یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ کوہاٹ کے حادثہ جانکاہ کے بعد میں اس قابل نہیں رہا۔ کہ ہندوؤں کو مسلمانوں کی دوستی اور رفاقت پر بھروسہ کرنے کا مشورہ دوں"

(پرتاپ ۳۰ جنوری)

اگر یہ صحیح ہے۔ تو ہندو مسلم اتحاد ہو چکا۔ جہاں بھروسہ نہیں۔ وہاں رفاقت ایک واہمہ ہے۔

دیوبندیو ایڈیٹر سیاست کا نام نوٹ کر لو

"خدا نے دنیا میں کوئی ایسا فرقہ نہیں چھوڑا جس میں ایک ہادی نہ بھیجا ہو۔ اندریں حالات یہ عقیدہ رکھنا۔ کہ بھارت ورش کے بر اعظم میں کوئی حقیقی رہنما یا ہادی پیدا ہی نہیں ہوا۔ ایک بے معنی سی ہٹ دھرمی ہے۔ متعدد مسلمان اسی بنا پر کرشن جی مہاراج کو پیغمبر مانتے ہیں۔ میں خود وید دھرم کو پرانا اور اچھا مذہب مانتا ہوں۔ جس کو اس کے پیروؤں نے اپنے عمل سے اسی طرح بدنام کر رکھا ہے جیسے میرے جیسے مسلمان مذہب اسلام کے لئے بدنام کنندہ نکو نامے چند ہیں" (سیاست ۳۰ جنوری)

ایڈیٹر سیاست کی غیرت مذہبی

آریہ سماجیوں کا پاکوں کے سردار حضرت نبی مختار کی نسبت جو خیال ہے۔ وہ رنگیلا رسول وغیرہ سے ظاہر ہے۔ دیانند جی مہاراج نے جو کچھ خدائے اسلام قرآن مجید اور حضرت نبی کریم کی نسبت ژاژ خائی کی ہے۔ وہ ابتک ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے۔ باوجود اس کے علم کے سید حبیب مالک و ایڈیٹر سیاست کی قلم کاری ملاحظہ ہو۔

"میری نظروں میں مہر شی سوامی دیانند جی سرسوتی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے پروردگار کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ ان کی زندگی کے متعدد واقعات اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ ان کے دل میں اگر خوف تھا تو خدائے پاک کا۔ دنیا کی طاقتیں انہیں مرعوب کرنے سے قاصر اور دنیا کی ہمتیں انہیں مغلوب کرنے سے مجبور تھیں"

گویا پروردگار عالم کے سوا کسی سے نہ ڈرنے کا نشان یہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ اور نبی کریم کو منہ بھر کر نہیں جی بھر کے گالیاں دے۔ اور انہیں چھاپ کر اشاعت کے لئے اپنے دوستوں کو دے جائے۔

مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم

"مسلمانی تہذیب کا بھارت پر سب سے بڑا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ ہندو سماج میں جو ایک شوک سماج بن گیا ہے۔ استریوں کی سوتنترتا کے چھن جانے اور ان کی عزت کے محفوظ نہ ہونے سے ملکر گانا بجانا اور ناچنا وغیرہ فرحت بخش اور صحت افزا مشاغل معیوب سمجھے جانے لگے ہیں جس سے سارے دیش میں گیت وبھچار اور اخلاقی گراوٹ بڑھ گئی ہے۔ دنیا کی سبھی جاتیوں میں ناچنے اور گانے بجانے کا رواج ہے۔ یورپ کے انگریزوں اور فرانسیسیوں کو اسلئے گرا ہوا سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے یہاں استری پرش مل کر ناچتے ہیں۔ ہمارا ان کے ساتھ اتفاق رائے نہیں۔ وہ لوگ ہم سے جسمانی طاقت۔ دماغی طاقت۔ بہادری اور دوسرے گنوں میں کہیں بڑھ کر ہیں۔ ان کی عمریں ہم سے لمبی ہوتی ہیں۔ کام ہم سے زیادہ کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر وہ ہم پر راج کرتے ہیں۔ اگر اخلاقی گراوٹ ادھی کا نام ہے۔ تو وہ مبارک ہے۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ جتنا پاپ پردے کے پیچھے ہوتا ہے۔ اتنا روشنی میں نہیں ہو سکتا ہمارے یہاں کی بیمار آنکھیں سب جگہ میلا پن دیکھتی ہیں۔ بھارت ورش میں بھی جہاں جہاں مسلمانی اثر ابھی نہیں پہنچا۔ وہاں تا حال بھی استری پرش سندھ بھاؤ سے گانے بجانے اور ناچنے کو دیتے ہیں"

ہم بھی حیران تھے۔ کہ مسلمان بیچارے کیوں ہندوؤں کی نظر میں گردن زدنی ہیں۔ اب لالہ سنت رام جی بی۔ اے کے مضمون مندرجہ پرتاپ ۳ جنوری سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی تہذیب آریہ استری پرشوں کو گانے بجانے اور ناچنے کو دینے سے روکا ہے۔ اس جرم سے عفو طلبی کے لئے کوئی سکیم تیار ہونی چاہیئے۔

گم کردہ راہ آریہ مسافر

ایک نہایت ناشائستہ تہذیب و شرافت سے گرا ہوا۔ عنوان ایک آریہ اخبار نے قادیان کی ایک چوری کے متعلق لکھا تھا۔ جس پر ہم نے نوٹس لیا۔ اور لکھا ہے۔ کہ کیا جہاں نبی کا مزار ہو۔ وہاں چوری نہیں ہوتی۔ آریہ مسافر آگرہ کے ایڈیٹر کالی چرن صاحب افضل عربی ہیں اس پر لکھتا ہے:۔

"خدائے ذوالجلال الفضل کو راہ حق عطا کرے۔ اور یہ ہی تو ہم کہتے ہیں۔ کہ جو نبی چور کو نہیں ہٹا سکتا۔ وہ اپنی امت کو کس طرح بخشوا سکتا ہے۔ اور پھر احمدی احباب کیوں ہزاروں میل کی دوری سے قادیان میں آنے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں"

ہم عرض کرینگے۔ کہ یہ اعتراض چوری نہ ہٹا سکنے کا پنڈت صاحب نے حضرت مسیح موعود پر کیا ہے یا ہندوؤں کے سوامی اعلےٰ رام چندر جی پر۔ پنڈت صاحب کو واضح ہو۔ کہ احمدی یہاں محض مقبرہ پر نہیں آیا کرتے تھے۔ ان کے لئے زندہ امام موجود ہے۔

کیا پہلے مسلمان نہیں ہیں

مولوی ظفر علی خاں صاحب نے جامع مسجد دہلی میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:۔

"اگر مسلمان بن جاؤ گے۔ تو پھر سلطنت اور دولت و اقبال تمہارے قدم میں ہے گے"

رسالہ "خاتم النبیین" پر مبصرانہ نظر

(۱)

جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے ایک رسالہ "خاتم النبیین" شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے چند احادیث کو موڑ توڑ کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا رحمۃ للعالمین وجود امت مرحومہ کو نبوت جیسے انعام سے محروم کر گیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اس رسالہ کی جو اہمیت ہے۔ وہ ان کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ "ان سب احادیث کو حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب اپنے رسالہ خاتم النبیین میں جمع کر کے شائع کر چکے ہیں۔ جس کے جواب میں میاں صاحب اب تک خاموش ہیں" (آخری نبی ص۱۱)

اس رسالہ میں وہی احادیث دہرائی گئی ہیں۔ جن کو غیر احمدی پیش کر کے متعدد مرتبہ جواب حاصل کر چکے ہیں۔ لہذا اس وقت میں ناظرین کی توجہ ان دو حدیثوں کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں جو صرف جناب ممدوح کی عرق ریزی کا ہی نتیجہ ہے۔ اور جن سے "خاتم النبیین" کے معنے بالکل ہی واضح ہو جاتے ہیں:۔

پہلی حدیث

جناب موصوف لکھتے ہیں:۔

"عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا اول من یاخذ بحلقۃ الجنۃ فیفتحہا ومعی فقراء المومنین وانا سید الاولین والاخرین من النبیین ولا فخر رواہ الدیلمی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلعم تمام نبیوں کے اخیر پر ہیں۔ اور اب کوئی نہیں۔ کہ جس کو مرتبہ نبوت دیا جاوے"

(خاتم النبیین ص۲۵)

حدیث بالا کے خط کشیدہ الفاظ سے جناب نے استدلال فرمایا ہے۔ کہ اب کوئی نبی آنحضرت کے بعد نہیں ہوگا۔ حالانکہ یہ الفاظ تو صراحتہً اجراء نبوت کی دلیل ہیں۔ کیونکہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ میں پہلے اور پچھلے نبیوں کا سردار ہوں۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ کے بعد بھی نبی ہونگے۔ جو آخرین ہونگے:۔

اہل پیغام! اگر ہماری پیش کردہ آیات و احادیث سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ تو کم از کم اپنے حضرت مولانا کی ہی سنو۔ جو رسول پاک کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے بعد میں آنے والے نبیوں کے بھی سردار ہیں۔ میرے دوستو۔ جس طرح اس حدیث مسلم سے اجراء نبوت ثابت ہے۔ اسی طرح اس سے "آخری نبی" کے یہ معنے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو" بھی غلط ثابت ہو گئے۔ کیونکہ آپ نے آخرین جمع کا صیغہ فرمایا ہے۔ گویا ان انبیاء میں سے جو آنحضرت کے بعد آئیں گے۔ ہر ایک نبی آخری نبی کہلانے کا مستحق ہے۔ مثلاً فقرہ آخرین من النبیین بصورت جمع کم از کم تین نبیوں کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ پس ان میں سے جو پہلا ہے۔ وہ بھی آخری ہے [illegible] آخری کہلائے گا۔ مگر یہ نہیں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ آسکے بلکہ پھر تیسرا نبی آئے گا۔ اور وہ بھی آخری نبی کہلائیگا۔ پس ہر ایک "آخری" بھی ہے۔ اور پھر اس کے بعد نبی بھی ہیں۔ غرض یہ حدیث تو لفظ آخری کی بھی پوری تفسیر ہے۔

دوسری حدیث

اسی طرح ایک دوسری جگہ جناب موصوف نے اپنے مدعا کو اس حدیث سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ جس میں کہ آنحضرت صلعم نے حضرت عباس کو فرمایا ہے "انت خاتم المہاجرین کما انا خاتم النبیین"

(رسالہ مذکور ص۳۵)

کہ جیسے تو "خاتم المہاجرین" ہے۔ ویسے میں خاتم النبیین ہوں۔ اس حدیث میں دو لفظ ہیں۔ ایک خاتم المہاجرین دوسرا خاتم النبیین جناب مولانا نے خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کر دیئے اور بس حالانکہ اگر اس سے ہی مدعا ثابت ہو سکتا تھا۔ تو قرآن میں بھی یہ لفظ موجود تھا۔ حدیث کے پیش کرنے کی کیوں تکلیف اٹھائی۔

اے کاش! مولوی صاحب یا ان کے دلدادہ اتنا ہی غور فرما دیں۔ کہ خاتم المہاجرین کے کیا معنے ہیں۔ اگر خاتم النبیین کے بعد نبوت مطلقاً بند ہے۔ تو خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت بھی حرام اور ناجائز ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ بلکہ باوجود حضرت عباسؓ کے خاتم المہاجرین ہونے کے ہجرت جاری ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ خاتم النبیین کے بعد نبوت جاری نہ ہو۔ خصوصاً جب کہ آنحضرت صلعم نے خاتم النبیین کی مثال اور اس کے معنوں کا حل لفظ "کما" رکھ کر حضرت عباس کو خاتم المہاجرین قرار دیا ہو۔

خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت از قرآن کریم

موت کے بعد جو لوگ اپنی بعض کمزوریوں کا موجب اپنا مستضعف فی الارض ہونا بتائیں گے۔ انکو فرشتے کہتے ہیں۔ "الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا" (نساء ۱۴ع) کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی۔ تم اس میں ہجرت کیوں نہ کر گئے"!

اب اگر "خاتم المہاجرین" کی وجہ سے ہجرت حرام ہو چکی تھی تو فرشتے کیونکر یہ کہہ سکتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کو بھی یہ کہنا چاہیئے کہ میاں! تم کیا ظلم کرتے ہو۔ جب "خاتم المہاجرین" آ چکے۔ ہم ان کے بعد کیونکر ہجرت کر جاتے۔ نیز اگر ہجرت حرام یا غیر ممکن تھی تو اس کے بعد فرمان الٰہی "ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ" کے بھی کوئی معنے نہیں بن سکتے۔ بلکہ خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت کرنے والے کو تو سزا ملنی چاہیئے تھی۔ جس طرح کہ خاتم النبیین کے بعد بزعم ان کے مدعی نبوت کو۔

پس اس آیت میں بعض مقامات سے ہجرت کا حکم ثابت ہے۔ اب اگر خاتم المہاجرین کے معنے اس رنگ میں کئے جاویں۔ جس طرز پر ہمارے غیر احمدی یا غیر مبائع دوست خاتم النبیین کے کیا کرتے ہیں۔ تو آیت بالکل غلط ٹھہرتی ہے۔ (نعوذ باللہ) اسی طرح پر سورہ ممتحنہ کی آیت اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوھن بھی منسوخ ماننی پڑتی ہے۔ کہ باوجود حضرت عباس رضؓ کے خاتم المہاجرین ہونے کے ہجرت جاری ہے۔

خاتم المہاجرین اور ہجرت از حدیث

آنحضرت [illegible] نے عام فرمایا ہے "فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ والی رسولہ الحدیث (متفق علیہ) کہ جو اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرے گا۔ اس کی ہجرت منظور ہوگی۔ اس کے بعد کسی حدیث میں بھی عام ہجرت کے جواز کی نفی ہرگز موجود نہیں۔

خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت از اقوال سلف

ہجرت کے جاری اور جائز ہونے میں قطعاً اختلاف نہیں۔ بلکہ اس میں سب ائمہ کا اتفاق ہے ہاں وجوب واستحباب کا فرق ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"واستدل بعضھم بالآیۃ علی وجوب الہجرۃ من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وھو مذھب الامام مالکؒ ونقل ابن العربی وجوب الہجرۃ من البلاد الوبیئۃ ایضاً وفی الکتاب الناسخ والمنسوخ انھا کانت فرضاً فی صدر الاسلام فنسخت وبقی ندبھا" (روح المعانی جلد ۲ ص۱۶۲ مصری)

یعنی "امام مالک نے تو آیندہ بھی وجوب ہجرت کو مانا ہے۔ اور ابن العربی نے تو وبائی شہروں سے بھی ہجرت واجب ٹھہرائی ہے۔ کتاب ناسخ و منسوخ میں ہے۔ کہ ہجرت ابتدائے اسلام میں واجب تھی۔ اب صرف مستحب اور مندوب ہے"

حضرت حسن کے متعلق بھی لکھا ہے۔

"رای فرض الہجرۃ الی دار الاسلام قائماً (تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۷ مصری) کہ وہ بھی ہجرت الی دارالاسلام فرض سمجھتے تھے:۔

خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت از حضرت مسیح موعود

آپ فرماتے ہیں:۔ "یہ بزرگ اجداد اس نیاز مند الٰہی کے خاص سمرقند سے ایک جماعت کثیر کے ساتھ کسی سبب سے جو بیان نہیں کیا گیا۔ ہجرت اختیار کر کے دہلی میں پہنچے"

(ازالہ اوہام جلد اول ص۱۲۱)

خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت از غیر مبائعین

مولوی محمد علی صاحب

امیر اہل پیغام لکھتے ہیں

”جن لوگوں نے محض ابتغاء لمرضات اللہ اس ترک وطن کو اختیار کیا ہے ان کے اس فعل کو ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے“ (پیغام صلح ۱۱ر اگست ۱۹۲۴ء)

مولانا! کیا اسلیئے ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے کہ وہ خاتم المہاجرین کے بعد ہجرت کر رہے ہیں۔؟

مولوی صدر الدین صاحب فرماتے ہیں:۔ ”میں تو کہتا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کو اس سنت (ہجرت) پر عمل کرنیکا پہلا موقعہ ملا ہے۔ تو وہ مسلمانان ہند ہیں“

پھر فرماتے ہیں:۔ بعض لوگ ہجرت کا فائدہ پوچھتے ہیں۔ وہ ملتفت اسکا فائدہ یہ کیا کم ہے کہ جب ہزارہا مہاجرین کی تاریں غیر ممالک کے اخبارات میں چھپیں گی۔ تو تمام دنیا ان پر کس قسم کی آفریں کہے گی“ (پیغام صلح مجریہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۰ء)

غیر مبائعین سے درخواست

میرے بھائیو! قرآن۔ حدیث۔ سلف صالح۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خود آپ کے اقوال سے ثابت ہو کہ ”خاتم المہاجرین“ کے بعد ہجرت جائز ہے تو آپ ہی غور فرماویں۔ کہ پھر یہ کہنا کہ خاتم النبیین کے بعد نبوت قطعاً اور ہرگز ممکن نہیں کہاں تک درست ہے؟

پس اس حدیث سے بھی امتناع نبوت کے بجائے امکان نبوت ہی ثابت ہوا۔ کیا یہی وہ رسالہ ہے جسکی بابت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے جواب کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ والسلام۔ (اللہ دتا جالندھری)

آیندہ کے لیئے اشتہارات کی اُجرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اجرت بہرحال پیشگی ہوگی عدالتی اور دیگر اشتہار وں کی اُجرت اگر ارسال ضمیمہ بالمقطع ہو۔ دو صفحہ کیلئے ... زیادہ فی ورق ہر سینکڑہ زائد (مینجر الفضل)

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دلتمرزا ولد جیو نداس مدعی سکنہ شورکوٹ

احمد جان مدعا علیہ

دعویٰ ۱۰۰ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار بنام احمد جان۔ عبدالرحمن پسران دلیل خان قوم افغان سکنہ کوٹلہ محمد ظریف خاں شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کی کرو ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر

فوری توجہ کے قابل حضرت کا حکم

۲ر جنوری کو بروز جمعہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تمام جماعت کے واسطے اس سال کا پروگرام جو بتایا ہے وہ صرف تبلیغ ہے جو لوگ تبلیغ کرنے کی فرصت یا قابلیت نہیں رکھتے اُن کے واسطے بیٹے بالکل مفت اور بغیر وقت خرچ کئے تبلیغ کرنے کی یہ تجویز نکالی ہے کہ وہ ایک جلد محقق منگوالیں اور کسی غیر احمدی واقف کو پڑھنے کے واسطے دیدیں جب وہ مطالعہ کر چکے تو اُس سے لے کر دوسرے کو دیدیں جب وہ مطالعہ کر چکے تو اس سے لے کر تیسرے کو دیدیں۔ اسطرح کم از کم پانچ آدمیوں کو مطالعہ کرا کے پھر وہ کتاب بذریعہ وی پی میرے نام روانہ کرکے اپنی قیمت واپس منگوالیں۔ محقق میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل درج ہیں چھپا بخط پانسو صفحہ قیمت عہ محصول بذمہ خریدار۔ المشتہر مینجر محقق کوچہ پنڈت دہلی

وصیت نمبر ۲۲۱۳

میں مریم بنت افتخار احمد قوم شیخ سکنہ قادیان کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ نہ زیور ہے نہ مہر نہ مکان البتہ اسوقت مجھے عہ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہے۔ میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد جو میری اس آمدنی کے علاوہ کسی اور طریق سے حاصل ہوکر میری ملک میں ثابت ہو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۱۲/۲۴ بقلم خود مریم۔ گواہ شد افتخار احمد والد مریم گواہ شد حبیب احمد مولوی فاضل

وصیت نمبر ۲۱۹۱

میں اختر علی ولد شاہ بذل الحسن قوم احمدی مسلمان ساکن محلہ رام سر احمدیہ بلڈنگ شہر بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہوا اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان رہائشی پختہ معہ احاطہ و باغ امرود وغیرہ جوار ضیٰ موسومہ ریاضت والی و بغاقی والی پر واقعہ ہے قیمتی اندازی پچیس ہزار روپیہ (۲) کھیت تخمیناً ۷ بیگہ موسومہ خشتی والہ کھیت قیمتی اندازی مبلغ پانچہزار روپیہ (۳) کھیت تخمیناً ۴ بیگہ موسومہ بھکرٹن والہ اندازی قیمتی مبلغ دوہزار روپیہ (۴) کھیت اندازی ڈیڑھ بیگہ موسومہ ... والہ قیمتی مبلغ ایک ہزار روپیہ (۵) کھیت اندازی ایک بیگہ موسومہ پتھروہ گوالہ تحول لال جی وغیرہ والہ قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۶) کھیت اندازی ۳ بیگہ موسومہ بالکشن والہ قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۷) مکان کھپرہ پوش معہ زمین افتادہ موسومہ تیمیا والہ قیمتی اندازی ایک ہزار روپیہ (۸) مکان پختہ معہ زمین افتادہ موسومہ بھگو والہ قیمتی ایکہزار روپیہ (۹) زمین اُفتادہ موسومہ تیلن والا معہ مکان کھپرہ پوش قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۱۰) زمین اُفتادہ اندازی ایک بیگہ موسومہ گولہ واقعہ محلہ علی گنج قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ۔ (یہ کل جائداد اندرون شہر و میونسپلٹی بھاگلپور کے ہے) (۱۱) کھیت جوت دہان کا تخمیناً سات بیگہ واقعہ موضع کٹالون کھانہ رجون قیمتی اندازی دوہزار روپیہ (۱۲) کھیت جوت دہان کا تخمیناً ۱۴ بیگہ واقعہ موضع مکما قیمتی اندازی ... ہزار روپیہ (۱۳) کھیت جوت دیارا موہن پور تخمیناً بیس بیگہ ... اندازی ایکہزار روپیہ (۱۴) مکان کھپرہ پوش معہ احاطہ موسومہ مولوی عبدالسلام والہ مکان قیمتی اندازی تیس ہزار روپیہ (۱۵) جائداد منقولہ از قسم ظروفات و فرنیچر وغیرہ ایکہزار روپیہ (۱۶) ... واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان ضلع گورداسپور موسومہ بھاگلپور ... اندازی پانچہزار روپیہ (۱۷) قطعہ زمین اُفتادہ تین کٹھا قیمتی ... ایکصد روپیہ موسومہ چہار والہ واقعہ محلہ بجلی چک اندرون شہر بھاگلپور۔ اختر علی وصیت کنندہ بقلم خود۔ گواہ شد نور الحسن بقلم خود گواہ شد محمد ... گواہ شد محمد اسمٰعیل بقلم خود گواہ شد محمد ایوب بقلم خود

مجمع البحرین (اسلام و تصوف پر ڈیمیلے کا فرنس کے مضامین کا مجموعہ) فرقہ بہائیہ کی شریعت ۲ر کمالات احمدیہ بجواب شہادت مرزا ۱ر مرہم عیسیٰ کی ڈبیاں (متوسط) عہ ۔ پتہ تشحیذ قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

بقیہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء

نمبر	نام	ضلع
۱۳۷	حسین محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۳۸	فتح دین صاحب	"
۱۳۹	محمد دین صاحب	"
۱۴۰	علی محمد صاحب	ضلع امرتسر
۱۴۱	[illegible] علی صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۴۲	شیر خان صاحب	"
۱۴۳	عالم خان صاحب	"
۱۴۴	فضل خان صاحب	"
۱۴۵	پھلے خان صاحب	"
۱۴۶	کرم داد صاحب	"
۱۴۷	روشن دین صاحب	"
۱۴۸	حسین صاحب	"
۱۴۹	نظام دین صاحب	"
۱۵۰	چراغ دین صاحب	"
۱۵۱	عبدالحق صاحب	"
۱۵۲	محمد لطیف صاحب	"
۱۵۳	محمد بخش صاحب	"
۱۵۴	غلام محمد صاحب	"
۱۵۵	اللہ رکھا صاحب	"
۱۵۶	عبدالرزاق صاحب	"
۱۵۷	عبدالمجید صاحب	"
۱۵۸	بھاگ دین صاحب	"
۱۵۹	اللہ دتا صاحب	"
۱۶۰	نظام الدین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۶۱	حیدر شاہ صاحب	"
۱۶۲	محمد صاحب	"
۱۶۳	غلام محمد صاحب	"
۱۶۴	اللہ بخش صاحب	"
۱۶۵	رحمت علی صاحب	"
۱۶۶	جلال الدین صاحب	"
۱۶۷	نور احمد صاحب	"
۱۶۸	محمد دین صاحب	"
۱۶۹	محمد دین صاحب	"
۱۷۰	فضل دین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۷۱	شبیر محمد صاحب	"
۱۷۲	مراد بخش صاحب	"
۱۷۳	غلام نبی صاحب	"
۱۷۴	باغ علی شاہ صاحب	ضلع منٹگمری
۱۷۵	محمد اقبال صاحب	"
۱۷۶	رشید احمد صاحب	"
۱۷۷	بشیر احمد صاحب	"
۱۷۸	رحمت اللہ صاحب	ضلع لدھیانہ
۱۷۹	ڈلا صاحب	"
۱۸۰	مولا بخش صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۸۱	محمد دین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۸۲	اللہ دتا صاحب	" گجرات
۱۸۳	فیروز دین صاحب	ضلع جہلم
۱۸۴	احمد دین صاحب	"
۱۸۵	حسن دین صاحب	"
۱۸۶	احمد دین صاحب	"
۱۸۷	غلام حیدر صاحب	میرپور جموں
۱۸۸	غلام حسن صاحب	ضلع جہلم
۱۸۹	سردار محمد صاحب	شیخوپورہ
۱۹۰	کرم داد صاحب	گجرات
۱۹۱	پہلوان صاحب	منٹگمری شہر
۱۹۲	حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۹۳	محمد افضل صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۹۴	فضل داد صاحب	"
۱۹۵	غلام حسین صاحب	"
۱۹۶	علی محمد صاحب	ضلع شاہپور
۱۹۷	نذیر احمد صاحب	ضلع لائلپور
۱۹۸	عمر دین صاحب	ضلع جالندھر
۱۹۹	برکت علی صاحب	"
۲۰۰	محمد طفیل صاحب	"
۲۰۱	اللہ دتہ صاحب	"
۲۰۲	شہاب الدین صاحب	"
۲۰۳	نصرت علی صاحب	ضلع ہوشیارپور

(باقی آئندہ)

مختلف خبریں

ایک سنیاسی کا بلیدان

سادھا چرن مونڈل کا علی پور کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا۔ ملزم نے ماجی سنیاسی کو موضع اگن سیا کے پنچاتن نامی دیوتا کے سامنے مار کر بھینٹ چڑھانا کی کوشش کی تھی۔ بیان کیا گیا ہے۔ ماجی دیوتا کی پوجا کے چندہ میں اپنا حصہ نہ دے سکا تھا۔ اسے دیو پوجا میں شرکت کیلئے بلایا گیا اور جب وہ آ گیا تو اسے کہا گیا۔ کہ اگر تم نقدی سے دیوتا کی پوجا نہیں کر سکتے تو دیوتا کو پرسن کرنے کیلئے اپنی آتما کا بلیدان دو۔ اس غریب سنیاسی کو پکڑ کر ایک داؤ سے اس کا سر کاٹ دیا گیا۔ مرتے مرتے اسکا بیان کل ڈپٹی مجسٹریٹ نے لیا۔ ملزم حوالات میں ہے۔

گوروکل کی مستقل جگہ

انتر نگ سبھا نے اپنے ۲۹ جنوری کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سوال کا آخری فیصلہ کرنے کیلئے ۱۸-۱۹-۲۰ فروری کو متھرا میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس کیا جائے۔

— بنگلور ۲۶ جنوری۔ کہ میسور کے شاہی خاندان کے چند ممبران نے جنمیں مہاراجہ صاحب میسور بھی شامل ہیں چرخہ کاتنا شروع کر دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب روزمرہ کی پوجا پاٹھ سے پیشتر نصف گھنٹہ روزانہ چرخہ کاتنے میں صرف کرتے ہیں۔

— پیکن ۲۸ جنوری:- چین کے مشہور قوم پرست لیڈر ڈاکٹر سن یٹ سین پر اپریشن کیا گیا وفات پا گئے ہیں۔

— ہندوستان ٹائمز کو معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبجات متوسط کے نئے گورنر سر مانٹیگو کا سوراجیہ پارٹی کیطرف سے بائیکاٹ کیا گیا۔

— شنگھائی ۲۳ جنوری:- ایک نہایت ہی معزز مشنری نے چین سے رپورٹ کو مطلع کیا ہے۔ کہ فیوکین میں فوجی افسران کسانوں پر زور دے رہے ہیں کہ وہ افیون کی کاشت کریں۔ پندرہ صد عیسائی قبائل نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا ہے اور دو صد خاندانوں کے سرکردہ اصحاب قتل کر دیئے گئے۔

— دہلی ۲۸ جنوری:- معلوم ہوا ہے کہ اب وفد خلافت (جو ہندوستان سے گیا ہے) کو مکہ جانے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

— دہلی ۲۸ جنوری:- یہ افواہ آجکل بہت گشت لگا رہی ہے۔ کہ حکومت ممتاز قتل کے سلسلہ میں مہاراجہ اندور کو تخت سے اتار دیگی یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔

— میڈرڈ ۲۸ جنوری:- محمد بن عبدالکریم رئیس ریف کیساتھ صلح کی گفت و شنید ملتوی کر دی گئی ہے۔ وہ اپنے آپ کو فاتح تصور کرتے ہیں۔ دوسری طرف ہسپانیہ کی وزارت جنگ کسی باغی سردار سے صرف اس شرط پر گفت و شنید کرنے کیلئے طیار ہے۔ کہ وہ بلا شرط ہتھیار ڈالدے۔

— ۲۸ جنوری کو انگورہ میں ترکی اور ڈنمارک کے عہدنامہ دوستی پر دستخط ہو گئے۔

— لندن ۲۹ جنوری:- جمعیتہ الاقوام کا وفد تعیین سرحد یہاں پہنچ گیا ہے۔ اور حکومت بد امنی کو روکنے کیلئے ذرائع اختیار کر رہی ہے۔

— لندن ۲۹ جنوری:- سر چارلس ہملٹن اور لارڈ ہیڈلے نے جو مسلمان ہیں اعلان کیا کہ انہوں نے البانیہ کے تخت و تاج کی دعوت کو مسترد کر دیا ہے۔ لندن کی اطالی سفارت کو اس دعوت کا کوئی علم نہیں۔ اور اب ملک میں جمہوریت قائم ہو رہی ہے۔

— کلکتہ ۲۷ جنوری:- نائٹ اینڈ سنز مالکان سٹیٹسمین کے برخلاف ایک لاکھ روپیہ بطور ہرجانہ دلایا جانے کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ ایک مضمون کی بنا پر دائر کیا گیا ہے۔ جو سٹیٹسمین مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۴ء میں چھپا تھا۔

— بمبئی ۲۸ جنوری:- ڈاکٹر ویسالی جو ایک مشہور ڈاکٹر تھے گم ہو جانے سے بمبئی میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔

— دہلی ۲۸ جنوری:- جنوبی افریقہ کے مسافران ہند کی بابت معروضات پیش کرنے کیلئے وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک وفد پیش ہوا۔

— کولمبو ۲۶ جنوری:- ایک انگریزی گدام میں آگ لگ گئی ایسی آگ اس سے پیشتر کولمبو میں کبھی نہیں لگی۔ ۷½ ایکڑ زمین میں یہ گدام تھا اور اسمیں لاکھوں روپیہ کی جنس تھی۔ جو سب جل کر راکھ ہو گئی۔ شعلے پچاس فٹ کی بلندی تک اٹھتے تھے۔